بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ
لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ
دفتر مجلس انصار اللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA
محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب) Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے واقعہ افک کا بیان

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 30 اگست 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے

أَشۡهَدُ أَنۡ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ وَأَشۡهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ أَمَّا بَعۡدُ فَأَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۔ مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ۔ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ۔ اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ ۙ غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جلسہ جرمنی سے پہلے کے خطبات میں سیرت آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے حوالہ سے ذکر ہو رہا تھا جس میں حضرت عائشہؓ کے واقعہ افک کا بھی ذکر تھا۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے اپنے اخلاق میں داخل کر رکھا ہے کہ وہ وعید کی پیشگوئی کو توبہ و استغفار، دعا اور صدقے سے ٹال دیتا ہے۔ اسی طرح انسان کو بھی اس نے یہی اخلاق سکھائے ہیں جیسا کہ قرآن و حدیث سے ثابت ہے کہ حضرت عائشہؓ کی نسبت منافقین نے محض خباثت سے خلاف واقعہ جو تہمت لگائی تھی اس تذکرے میں بعض سادہ لوح صحابہ بھی شریک ہو گئے تھے۔ ایک صحابی ایسے تھے جو حضرت ابو بکرؓ کے گھر سے دو وقت کی روٹی کھاتے تھے۔ حضرت ابو بکرؓ نے ان کی اس خطا پر قسم کھائی اور وعید کے طور پر عہد کر لیا کہ میں اس بے جا حرکت کی سزا میں اس کو کبھی روٹی نہ دوں گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی تھی: وَلۡيَعۡفُوۡا وَلۡيَصۡفَحُوۡا ؕ اَلَا تُحِبُّوۡنَ اَنۡ يَّغۡفِرَ اللّٰهُ لَكُمۡ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ۔ تب حضرت ابو بکرؓ نے اپنے اس عہد کو توڑ دیا اور بدستور روٹی لگا دی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اسی بنا پر اسلامی اخلاق میں داخل ہے کہ اگر وعید کے طور پر کوئی عہد کیا جائے تو اس کا توڑنا حسن اخلاق میں داخل ہے۔ مثلاً اگر کوئی اپنے خدمت گار کی نسبت قسم کھائے کہ میں اس کو ضرور پچاس جوتے ماروں گا تو اُس کی توبہ اور تضرع پر معاف کرنا سنت اسلام ہے تا تخلقوا باخلاق اللہ ہو جائے مگر وعدہ کا تخلف جائز نہیں۔ ترکِ وعدہ پر باز پرس ہو گی مگر ترک وعید پر نہیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ سیرت خاتم النبیینؐ میں واقعہ افک بخاری کی روایت کی روشنی میں بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اس معاملہ میں یہ روایت ساری روایتوں سے مفصل اور مربوط ہے۔ اس روایت سے آنحضرت ﷺ کی خانگی زندگی پر ایک ایسی بصیرت افزا روشنی پڑتی ہے جسے کوئی مؤرخ نظر انداز نہیں کر سکتا اور صحت کے لحاظ سے بھی یہ روایت ایسے اعلیٰ ترین مقام پر واقع ہوئی ہے جس میں شک وشبہ کی گنجائش نہیں سمجھی جا سکتی۔ اب غور کا مقام ہے کہ یہ کس قدر خطرناک فتنہ تھا جو منافقین کی طرف سے کھڑا کیا گیا۔

اس میں صرف ایک پاک دامن اور نہایت درجہ متقی اور پرہیز گار عورت کی عصمت پر ہی حملہ کرنا مقصود نہ تھا بلکہ بڑی غرض بالواسطہ مقدس بانی اسلام ﷺ کی عزت کو برباد کرنا اور اسلامی سوسائٹی پر ایک خطرناک زلزلہ وارد کرنا تھا اور منافقین نے اس گندے اور کمینے پراپیگنڈا کو اس طرح پر چرچا دیا تھا کہ بعض سادہ لوح لوگ مگر سچے مسلمان بھی ان کے دامن تزویر میں الجھ کر ٹھوکر کھا گئے۔ ان لوگوں میں حسان بن ثابتؓ، حمنہ بنت جحش اور مسطح بن اثاثہ کا نام خاص طور پر مذکور ہوا ہے مگر حضرت عائشہؓ کا یہ کمال اخلاق ہے کہ انہوں نے ان سب کو معاف کر دیا اور ان کی طرف سے اپنے دل میں کوئی رنجش نہیں رکھی۔

حضرت مصلح موعودؓ نے اس الزام لگانے والوں کے سبب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمیں اصل غرض کو دیکھنا چاہیے۔ اس کا سبب یہ نہیں ہو سکتا کہ ان لوگوں کو حضرت عائشہؓ سے کوئی دشمنی تھی۔ اس الزام کے بارے میں دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں کہ یا تو یہ الزام سچا ہو جس کو کوئی مومن تسلیم نہیں کر سکتا خصوصاً اس صورت میں کہ اللہ تعالیٰ نے عرش پر سے اس گندے خیال کو ردّ کیا ہے۔ اور دوسری صورت یہ ہو سکتی ہے کہ یہ الزام آنحضرت ﷺ اور حضرت ابو بکرؓ کو نقصان پہنچانے کے لیے لگایا گیا ہو کیونکہ ایک کی وہ بیوی تھیں اور ایک کی بیٹی۔ یہ دونوں وجود ایسے تھے کہ ان کی بدنامی سیاسی لحاظ سے دشمنیوں کے لحاظ سے بعض لوگوں کیلئے فائدہ بخش ہو سکتی تھی۔ رسول کریم ﷺ کو جو مقام حاصل تھا وہ تو الزام لگانے والے کسی طرح چھین نہیں سکتے تھے انہیں خطرہ یہ تھا کہ رسول کریم ﷺ کے بعد بھی وہ اپنے اغراض کو پورا کرنے سے محروم نہ رہ جائیں۔ وہ دیکھ رہے تھے کہ آپؐ کے بعد خلیفہ ہونے کا اگر کوئی شخص اہل ہے تو وہ ابو بکرؓ ہی ہے۔ پس اس خطرے کو بھانپتے ہوئے انہوں نے حضرت عائشہؓ پر الزام لگا دیا تا کہ حضرت عائشہؓ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ سے گر جائیں اور اور اس وجہ سے حضرت ابو بکرؓ کو مسلمانوں میں جو مقام حاصل ہے وہ بھی جاتا رہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپؐ کے خلیفہ ہونے کا دروازہ بالکل بند ہو جائے۔

تاریخ بتاتی ہے کہ مدینہ میں عربوں کے دو قبیلوں اوس اور خزرج نے آپس کی لڑائی اور قتل وخون ریزی کو ترک کر کے صلح کر لی اور عبد اللہ بن اُبی بن سلول کو مدینہ کا بادشاہ بنا دیا۔ مدینہ کے کچھ لوگوں نے مکہ سے

واپس آکر بتایا کہ آخری زمانے کا نبی مکہ میں ظاہر ہو گیا ہے اور ہم اُس کی بیعت کر آئے ہیں۔ کچھ اور لوگوں کی درخواست پر آنحضرت ﷺ نے ایک صحابیؓ کو مبلغ بنا کر مدینہ بھیجا تو مدینہ کے بہت سے لوگ اسلام میں داخل ہو گئے۔ عبد اللہ بن اُبی بن سلول نے جب دیکھا کہ اُس کی بادشاہت جاتی رہی اور اُس نے غور کیا کہ آنحضرت ﷺ کے بعد مسلمانوں کی نظر حضرت ابو بکرؓ کی طرف اُٹھتی ہے تو اُس نے اپنی خیر اسی میں دیکھی کہ ان کو بدنام کر دیا جائے اور لوگوں اور رسول کریم ﷺ کی نگاہ سے بھی آپؓ کو گرا دیا جائے اور اس بدنیتی کے پورا کرنے کا موقع اسے حضرت عائشہؓ کے جنگ میں پیچھے رہ جانے کے واقعہ سے مل گیا اور اس خبیث نے آپؓ پر ایک نہایت گندا الزام لگا دیا۔

حضرت مصلح موعودؓ واقعہ افک کا حضرت ابو بکرؓ کی خلافت کے ساتھ تعلق بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ سورہ نُور کے شروع سے لے کر اس کے آخر تک ایک ہی مضمون بیان کیا گیا ہے۔ پہلے حضرت عائشہؓ پر لگنے والے الزام کا ذکر کیا گیا اور پھر اللہ تعالیٰ نے اس الزام کے معاً بعد خلافت کا ذکر کیا اور فرمایا کہ خلافت بادشاہت نہیں وہ تو نُور الٰہی کے قائم رکھنے کا ایک ذریعہ ہے اس لیے اس کا قیام اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ پس وہ اس نُور کو ضرور قائم کرے گا اور جسے چاہے گا خلیفہ بنائے گا بلکہ وہ وعدہ کرتا ہے کہ مسلمانوں میں سے ایک نہیں بلکہ متعدد لوگوں کو خلافت پر قائم کر کے اس نُور کے زمانے کو لمبا کر دے گا۔ تم اگر الزام لگانا چاہتے ہو تو بے شک لگاؤ۔ نہ تم خلافت کو مٹا سکتے ہو نہ ابو بکرؓ کو خلافت سے محروم کر سکتے ہو کیونکہ خلافت ایک نُور ہے جو نُور اللہ کے ظہور کا ایک ذریعہ ہے۔ اس کو انسان اپنی تدبیروں سے کہاں مٹا سکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کی بھی یہی حالت ہوتی ہے جب خدا تعالیٰ کسی عمل پر اطلاع دیتا ہے تو وہ اس سے ہٹ جاتے ہیں یا اختیار کرتے ہیں۔ دیکھو افک عائشہؓ میں رسول اللہ ﷺ اوّل کوئی اطلاع نہیں۔ یہاں تک نوبت پہنچی کہ حضرت عائشہؓ اپنے والد کے گھر چلی گئیں اور آنحضرت ﷺ نے یہ بھی کہا کہ اگر ارتکاب کیا ہے تو توبہ کر لے۔ ان واقعات کو دیکھ کر آپؐ کو کس قدر اضطراب تھا مگر یہ راز ایک وقت تک آپؐ پر نہ کھلا لیکن جب خدا تعالیٰ نے اپنی وحی سے تبریہ کیا اور فرمایا کہ اَلْخَبِیْثٰتُ لِلْخَبِیْثِیْنَ وَالْخَبِیْثُوْنَ لِلْخَبِیْثٰتِ وَالطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِیْنَ وَالطَّیِّبُوْنَ لِلطَّیِّبٰتِ تو آپؐ کو اس افک کی حقیقت معلوم ہوئی۔ اس سے کیا آنحضرت ﷺ کی شان میں کوئی فرق آتا ہے۔ ہر گز نہیں۔ وہ شخص ظالم اور ناخدا ترس ہے جو اس قسم کا وہم بھی کرے اور یہ کفر تک پہنچتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور انبیاء علیہم السلام نے کبھی دعویٰ نہیں کیا کہ وہ عالم الغیب ہیں۔ عالم الغیب ہونا خدا کی شان ہے۔

حضرت عائشہؓ پر الزام لگانے والوں کی روایات میں مختلف تعداد بیان ہوئی ہے۔ بعض روایات میں تین، دس، پندرہ اور چالیس بھی بیان ہوئی ہے۔ ان الزام لگانے والوں کی سزا کے بارے میں بھی اختلاف ہے۔ سنن ابی داؤد میں روایت ہے کہ آپؐ نے دو مردوں اور ایک عورت کے متعلق قذف کی سزا کا حکم دیا اور ان میں حضرت حسان بن ثابتؓ اور مسطح بن اثاثہ تھے۔ نفیلی کہتے ہیں کہ وہ عورت حمنہ بنت جحش تھی۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان میں سے کسی کو بھی حد نہیں لگائی اور دوسرا قول یہ ہے کہ آپؐ نے عبداللہ بن اُبی، مسطح بن اثاثہ، حسان بن ثابتؓ اور حمنہ بنت جحش کو حد لگوائی۔ حضرت مصلح موعودؓ سورہ نُور کی آیت ۳۶ کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ ان الزام لگانے والوں میں سے جیسے جیسے کسی نے کمائی کی ہے ویسا ہی عذاب اسے مل جائے گا۔ اس فتنہ کے بانی عبداللہ بن اُبی کو وعید کے مطابق کوڑوں کی سزا بھی دی گئی اور اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی عذاب مل گیا اور رسول کریم ﷺ کی زندگی میں ہی ایڑیاں رگڑ رگڑ کر ہلاک ہو گیا۔

بعد ازاں حضور انور نے جلسہ سالانہ جرمنی کے حوالے سے فرمایا کہ شامل ہونے والوں میں جو غیر شامل ہوئے تھے یا جو لوگ پہلی مرتبہ آئے تھے انہوں نے بڑے مثبت تاثرات اور بڑی خوشی کا اظہار کیا ہے۔ میڈیا اور خبروں کے ذریعہ سے کئی ملین لوگوں تک احمدیت اور اسلام کا پیغام بھی پہنچا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے نیک اور دُوررس نتائج پیدا فرمائے اور احمدیوں کو بھی حقیقی رنگ میں ہمیشہ فائدہ اٹھاتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دعاؤں کی طرف توجہ رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضلوں اور رحمتوں کی چادر میں ہمیں ہمیشہ لپیٹے رکھے۔

(جنگ کے باعث) احمدی بھی اپنی جان بچانے کے لیے اور امن کے لیے سوڈان کے مختلف علاقوں میں بکھر گئے اور اِس وقت بھی مختلف جگہوں میں یہ لوگ بڑی تنگی اور غربت کی زندگی گزار رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ احمدیوں کے ایمانوں کو مضبوط رکھے۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ ان کے حالات بھی بدلے اور ملک میں بڑا فساد پھیلا ہوا ہے، اللہ تعالیٰ اس فساد کو بھی ختم کرے اور اللہ تعالیٰ رحم فرمائے، یہ لوگ ایک دوسرے کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ مسلمان، مسلمان کے بھائی ہونے کا حق ادا کرنے والے ہوں اور اسلامی حکومتوں میں جو فساد ہیں اللہ تعالیٰ انہیں دور فرمائے اور احمدیوں کو حقیقی رنگ میں امن و سکون کی زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔